روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

قائم مقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 4 جنوری 2013ء 21 صفر 1434 ہجری 4 صلح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 4

ہاتھوں کی صفائی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص سوکر اٹھے تو جب تک تین بار ہاتھ نہ دھولے اس کو پانی کے برتن میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہئے۔ کیونکہ معلوم نہیں سوتے وقت اس کا ہاتھ کہاں کہاں پڑا ہے۔

(ترمذی کتاب الطہارة باب اذا استیقظ احدکم حدیث نمبر 24)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بعض صحابہؓ نے غسل کے لئے اپنے گھروں میں حوض بنا رکھے تھے۔ جیسے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک حوض بنایا ہوا تھا اور روزے کی حالت میں اُس میں نہالیا کرتا تھا۔ یعنی ویسے تو غسل کرتا ہی تھا مگر روزے کی حالت میں بھی غسل کر لیتا تھا۔ (بخاری کتاب الصوم باب اغتسال الصائم)

کھڑے ہوکر پیشاب کرنا عربوں کی عادت میں شامل تھا اور وہ بیٹھ کر پیشاب کرنے کو عار سمجھتے تھے۔ (ابن ماجہ کتاب الطہارة باب فی البول قائمًا) حالانکہ یہ انتہائی بیہودہ بات ہے کہ انسان جانوروں کی طرح کھڑے ہوکر پیشاب کرے کیونکہ اس سے چھینٹے اُڑتے ہیں اور کپڑوں کو خراب کر دیتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا انتہائی جہالت ہے۔ (سوائے اس کے کہ انسان بیمار ہو اور بیٹھ نہ سکتا ہو) (ترمذی کتاب الطہارة)

صحابہؓ اس ارشاد نبویؐ کے مطابق بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے اسلام قبول کیا ہے کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔ (ترمذی کتاب الطہارة باب النھی عن البول قائمًا)

حضرت ابوموسیٰؓ پاکیزگی کا اس قدر خیال رکھتے تھے کہ پیشاب بھی زمین کی بجائے بوتل میں کیا کرتے اور کہا کرتے کہ جب بنی اسرائیل میں سے کسی کی جلد پر پیشاب لگ جاتا تو وہ قینچیوں سے اُسے کاٹ دیتا۔

(مسلم کتاب الطہارة باب المس علی الخفین)

صحابہؓ کو پاکیزگی کا اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ جب پانی نہ ملا اور نماز کا وقت جا رہا تھا تو حضرت عمار بن یاسرؓ نے مٹی میں (جانور کی طرح) لوٹ کر اپنے آپ کو پاک کیا اور نماز ادا کی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم کو صرف اس طرح کافی تھا اور آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان پر پھونکا اور اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا۔ (بخاری کتاب التیمم باب: تیممُ ھل ینفخ فیھا)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”جسمانی علوم پر نازاں ہونا حماقت ہے چاہئے کہ تمہاری طاقت روح کی طاقت ہو۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے سائنس یا فلسفہ یا منطق پڑھایا اور اُن سے مدد دی بلکہ یہ کہ ایدھم بروح منه (المجادلة: 23) یعنی اپنی روح سے مدد دی۔ صحابہؓ اُمّی تھے۔ ان کا نبی (سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھی اُمّی۔ مگر جو پُر حکمت باتیں انہوں نے بیان کیں وہ بڑے بڑے علماء کو نہیں سوجھیں۔ کیونکہ ان کو خدا تعالیٰ کی خاص تائید تھی۔ تقویٰ وطہارت و پاکیزگی سے اندرونی طور سے مدد ملتی ہے۔ یہ جسمانی علوم کے ہتھیار کمزور ہیں۔ ممکن بلکہ اغلب ہے کہ مخالف کے پاس ان سے بھی زیادہ تیز ہتھیار ہوں۔ پس ہتھیار وہ چاہئے جس کا مقابلہ دشمن نہ کر سکے۔ وہ ہتھیار سچی تبدیلی اور دل کا تقدس وتطّہر ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 628)

یتیم کی کفالت کی ذمہ داری

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایمان افروز خطبہ جمعہ فرمودہ 26 فروری 2010ء میں کفالت یتامیٰ کے موضوع پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ جس میں احمدی یتیم بچے اور بچیوں کی تربیت اور نگہداشت و مالی معاونت کی طرف تمام احباب جماعت کو عموماً و مخیّر حضرات کو خصوصاً یتامیٰ فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔

”یتیم جو بعض لحاظ سے بعض اوقات احساسِ کمتری کا شکار ہوکر اپنی صلاحیتیں ضائع کر دیتے ہیں ان کی ایسے رنگ میں تربیت ہو کہ وہ انہیں بہترین شہری بنا دے۔ معاشرہ کا بہترین فرد بنا دے۔ پس نہ زیادہ سختیاں اچھی ہیں، نہ ضرورت سے زیادہ نرمی۔ بلکہ نیک نیتی کے ساتھ اپنے بچوں کی طرح ان کی تربیت کرنا ضروری ہے۔ اور جس طرح ماں باپ کے سائے تلے رہنے والے بچے کا حق ہے اسی طرح ایک یتیم کا بھی حق ہے۔“

حضور انور نے یتامیٰ کی مالی معاونت کے بارہ میں فرمایا ”اسی طرح پاکستان کے جو مخیّر احمدی حضرات ہیں، صاحبِ حیثیت ہیں، ان کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یتیموں کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔“

حضور انور کے اس بابرکت ارشاد کی روشنی میں تمام احباب کی خدمت میں عموماً و مخیّر حضرات کی خدمت میں خصوصاً مودبانہ عرض ہے کہ ارشاد خداوندی فاستبقوا الخیرات کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب کے اموال ونفوس میں غیر معمولی برکت ڈالے اور معاشرے کے اس قابل رحم طبقے کی زیادہ سے زیادہ معالی معاونت کر کے ان کی دعاؤں کے مستحق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 39

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسی دوران میں چاروں طرف مسلمان قبائل کی طرف پیغامبر بجھوا دیئے اور جب یہ اطلاعیں آ چکیں کہ مسلمان قبائل تیار ہو چکے ہیں اور مکہ کی طرف کوچ کرتے ہوئے راستہ میں ملتے جائیں گے تو آپ نے مدینہ کے لوگوں کو مسلح ہونے کا حکم دیا۔ جنوری 630ء کی پہلی تاریخ کو یہ لشکر مدینہ سے روانہ ہوا اور راستہ میں چاروں طرف مسلمان قبائل آ آ کر لشکر میں شامل ہوتے گئے۔ چند ہی منزلیں طے کرنے کے بعد جب یہ لشکر فاران کے جنگل میں داخل ہوا تو اِس کی تعداد سلیمان نبی کی پیشگوئی کے مطابق دس ہزار تک پہنچ چکی تھی۔ اِدھر تو یہ لشکر مکہ کی طرف مارچ کرتا چلا جا رہا تھا اور اُدھر مکہ والے اِس خاموشی کی وجہ سے جو فضا پر طاری تھی زیادہ سے زیادہ خوف زدہ ہوتے جاتے تھے۔ آخر اُنہوں نے مشورہ کر کے ابوسفیان کو پھر اِس بات پر آمادہ کیا کہ وہ مکہ سے باہر نکل کر پتہ تو لے کہ مسلمان کیا کرنا چاہتے ہیں۔ مکہ سے ایک منزل باہر نکلنے پر ہی ابوسفیان نے رات کے وقت جنگل کو آگ سے روشن پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دے دیا تھا کہ تمام خیموں کے آگے آگ جلائی جائے۔ جنگل میں دس ہزار اشخاص کے لئے خیموں کے آگے بھڑکتی ہوئی آگ ایک ہیبت ناک نظارہ پیش کر رہی تھی۔ ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ کیا ہے؟ کیا آسمان سے کوئی لشکر اُترا ہے؟ کیونکہ عرب کی کسی قوم کا لشکر اتنا بڑا نہیں ہے۔ اس کے ساتھیوں نے مختلف قبائل کے نام لئے لیکن اس نے کہا نہیں نہیں، عرب کے قبائل میں سے کسی قوم کا لشکر بھی اتنا بڑا کہاں ہوسکتا ہے۔ وہ یہ بات کر ہی رہا تھا کہ اندھیرے میں سے آواز آئی ابوحنظلہ! (یہ ابوسفیان کی کنیت تھی) ابوسفیان نے کہا عباس! تم یہاں کہاں؟ اُنہوں نے جواب دیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر سامنے ہے اور اگر تم لوگوں نے جلد جلد کوئی تدبیر نہ کر لی تو شکست اور ذلّت تمہارے لئے بالکل تیار ہے۔ چونکہ عباسؓ ابوسفیان کے پُرانے دوست تھے اس لیے یہ بات کرنے کے بعد انہوں نے ابوسفیان سے اصرار کیا کہ وہ ان کے ساتھ سواری پر بیٹھ جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو۔ چنانچہ انہوں نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُونٹ پر اپنے ساتھ بٹھا لیا اور اُونٹ کو ایڑی لگا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پہنچے۔ حضرت عباس ڈرتے تھے کہ حضرت عمرؓ جو اُن کے ساتھ پہرہ پر مقرر تھے کہیں اس کو قتل نہ کر دیں لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی فرما چکے تھے کہ اگر ابوسفیان تم میں سے کسی کو ملے تو اُسے قتل نہ کرنا۔ یہ سارا نظارہ ابوسفیان کے دل میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا کر چکا تھا۔ ابوسفیان نے دیکھا کہ چند ہی سال پہلے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ایک ساتھی کے ساتھ مکہ سے نکلنے پر مجبور کر دیا تھا لیکن ابھی سات ہی سال گزرے ہیں کہ وہ دس ہزار قدوسیوں سمیت مکہ پر بلا ظلم اور بلا تعدی کے جائز طور پر حملہ آور ہوا ہے اور مکہ والوں میں طاقت نہیں کہ اِس کو روک سکیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس تک پہنچتے پہنچتے کچھ ان خیالات کی وجہ سے اور کچھ دہشت اور خوف کی وجہ سے ابوسفیان مبہوت سا ہو چکا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی یہ حالت دیکھی تو حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ ابوسفیان کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور رات اپنے پاس رکھو صبح اِسے میرے پاس لانا۔ چنانچہ رات ابوسفیان حضرت عباسؓ کے ساتھ رہا۔ جب صبح اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو فجر کی نماز کا وقت تھا۔ مکہ کے لوگ صبح اُٹھ کر نماز پڑھنے کو کیا جانتے تھے اُس نے اِدھر اُدھر مسلمانوں کو پانی کے بھرے ہوئے لوٹے لے کر آتے جاتے دیکھا اور اسے نظر آیا کہ کوئی وضو کر رہا ہے کوئی صف بندی کر رہا ہے تو ابوسفیان نے سمجھا کہ شاید میرے لئے کوئی نئی قسم کا عذاب تجویز ہوا ہے۔ چنانچہ اُس نے گھبرا کر حضرت عباسؓ سے پوچھا کہ یہ لوگ صبح صبح یہ کیا کر رہے ہیں؟ حضرت عباسؓ نے کہا تمہارے لئے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں یہ لوگ نماز پڑھنے لگے ہیں۔ اس کے بعد ابوسفیان نے دیکھا کہ ہزاروں ہزار مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے ہیں اور جب آپ رکوع کرتے ہیں تو سب کے سب رکوع کرتے ہیں اور جب آپ سجدہ کرتے ہیں تو سب کے سب سجدہ کرتے ہیں۔ حضرت عباسؓ چونکہ پہرہ پر ہونے کی وجہ سے نماز میں شامل نہیں ہوئے تھے ابوسفیان نے اُن سے پوچھا اب یہ کیا کر رہے ہیں؟ میں دیکھتا ہوں کہ جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں وہی یہ لوگ کرنے لگ جاتے ہیں۔ عباس نے کہا تم کن خیالات میں پڑے ہو یہ تو نماز ادا ہو رہی ہے، لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ان کو حکم دیں کہ کھانا پینا چھوڑ دو تو یہ لوگ کھانا اور پینا بھی چھوڑ دیں۔ ابوسفیان نے کہا۔ میں نے کسریٰ کا دربار بھی دیکھا ہے اور قیصر کا دربار بھی دیکھا ہے لیکن اُن کی قوموں کو اُن کا اتنا فدائی نہیں دیکھا جتنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت اس کی فدائی ہے۔ پھر عباسؓ نے کہا کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آج یہ درخواست کرو کہ آپ اپنی قوم سے عفو کا معاملہ کریں۔ جب نماز ختم ہو چکی تو حضرت عباسؓ ابوسفیان کو لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ابوسفیان! کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تجھ پر یہ حقیقت روشن ہو جائے کہ اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں؟ ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ نہایت ہی حلیم، نہایت ہی شریف اور نہایت ہی صلہ رحمی کرنے والے انسان ہیں۔ میں اب یہ بات تو سمجھ چکا ہوں کہ اگر خدا کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو کچھ تو ہماری مدد کرتا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوسفیان! کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم سمجھ لو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اِس بارہ میں ابھی میرے دل میں کچھ شبہات ہیں۔ مگر ابوسفیان کے تردّد کے باوجود اُس کے دونوں ساتھی جو اُس کے ساتھ ہی مکہ سے باہر مسلمانوں کے لشکر کی خبر لینے کے لئے آئے تھے اور جن میں سے ایک حکیم بن حزام تھے وہ مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد ابوسفیان بھی اسلام لے آیا، مگر اُس کا دل غالباً فتح مکہ کے بعد پوری طرح کھلا۔ ایمان لانے کے بعد حکیم بن حزام نے کہا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! کیا یہ لشکر آپ اپنی قوم کو ہلاک کرنے کے لئے اُٹھا لائے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان لوگوں نے ظلم کیا، اِن لوگوں نے گناہ کیا اور تم لوگوں نے حدیبیہ میں باندھے ہوئے عہد کو توڑ دیا اور خزاعہ کے خلاف ظالمانہ جنگ کی۔ اُس مقدس مقام پر جنگ کی جس کو خدا نے امن عطا فرمایا ہوا تھا۔ حکیم نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! ٹھیک ہے آپ کی قوم نے بیشک ایسا ہی کیا ہے لیکن آپ کو تو چاہیئے تھا کہ بجائے مکہ پر حملہ کرنے کے ہوازن قوم پر حملہ کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ قوم بھی ظالم ہے لیکن میں خدا تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ مکہ کی فتح اور اسلام کا غلبہ اور ہوازن کی شکست یہ ساری باتیں میرے ہی ہاتھ پر پوری کرے گا۔ اس کے بعد ابوسفیان نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! اگر مکہ کے لوگ تلوار نہ اُٹھائیں تو کیا وہ امن میں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں! ہر شخص جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اُسے امن دیا جائے گا۔ حضرت عباسؓ نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! ابوسفیان فخر پسند آدمی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ میری عزت کا بھی کوئی سامان کیا جائے۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے اُس کو بھی امن دیا جائے گا۔ جو مسجد کعبہ میں گھس جائے اُس کو بھی امن دیا جائے گا، جو اپنے ہتھیار پھینک دے اُس کو بھی امن دیا جائے گا، جو اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ جائے گا اُس کو بھی امن دیا جائے گا، جو حکیم بن حزام کے گھر میں چلا جائے اُس کو بھی امن دیا جائے گا۔ اس کے بعد ابی رویحہؓ جن کو آپ نے بلالؓ حبشی غلام کا بھائی بنایا ہوا تھا اُن کے متعلق آپ نے فرمایا۔ ہم اِس وقت ابی رویحہؓ کو اپنا جھنڈا دیتے ہیں جو شخص ابی رویحہؓ کے جھنڈے کے نیچے کھڑا ہوگا ہم اُس کو بھی کچھ نہ کہیں گے۔ اور بلالؓ سے کہا تم ساتھ ساتھ یہ اعلان کرتے جاؤ کہ جو شخص ابی رویحہؓ کے جھنڈے کے نیچے آ جائے گا اُس کو امن دیا جائے گا۔

اِس حکم میں کیا ہی لطیف حکمت تھی۔ مکہ کے لوگ بلالؓ کے پیروں میں رسّی ڈال کر اُس کو گلیوں میں کھینچا کرتے تھے، مکہ کی گلیاں، مکہ کے میدان بلالؓ کے لئے امن کی جگہ نہیں تھے بلکہ عذاب اور تذلیل اور تضحیک کی جگہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ بلالؓ کا دل آج انتقام کی طرف بار بار مائل ہوتا ہوگا اِس وفادار ساتھی کا انتقام لینا بھی نہایت ضروری ہے۔ مگر یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارا انتقام اسلام کی شان کے مطابق ہو۔ پس آپ نے بلالؓ کا انتقام اِس طرح نہ لیا کہ تلوار کے ساتھ اُس کے دشمنوں کی گردنیں کاٹ دی جائیں بلکہ اس کے بھائی کے ہاتھ میں ایک بڑا جھنڈا دے کر کھڑا کر دیا اور بلالؓ کو اِس غرض کے لئے مقرر کر دیا کہ وہ اعلان کر دے کہ جو کوئی میرے بھائی کے جھنڈے کے نیچے آ کر کھڑا ہوگا اُسے امن دیا جائے گا۔ کیسا شاندار یہ انتقام تھا، کیسا حسین یہ انتقام تھا۔ جب بلالؓ بلند آواز سے یہ اعلان کرتا ہوگا کہ اے مکہ والو! آؤ میرے بھائی کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو جاؤ تمہیں امن دیا جائے گا تو اُس کا دل خود ہی انتقام کے جذبات سے خالی ہوتا جاتا ہوگا اور اُس نے محسوس کر لیا ہوگا کہ جو انتقام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے تجویز کیا ہے اس سے زیادہ شاندار اور اس سے زیادہ حسین انتقام میرے لئے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

حضرت مسیح موعود کا انقلاب انگیز لٹریچر اور 17 امتیازی پہلو

آپ نے سیف کا کام قلم سے دکھایا اور نئے ارض وسما تخلیق کئے

عبدالسمیع خان

(قسط اول)

18 ویں صدی میں ہندوستان مشرقی مذاہب کا اکھاڑہ بن چکا تھا یہاں تک کہ مغرب سے عیسائیت بھی حکومتی کروفر کے سہارے تمام جدید سائنسی ایجادات کے جِلَو میں روٹیوں کے پہاڑوں اور آگ کے شعلوں کے ساتھ مسیح کی خدائی کا جھنڈا لہراتے ہوئے آ پہنچی اور سب مذاہب نے مل کر عیسائیت کی سرکردگی میں دین حق کو علمی اور قلمی جنگ میں نیست ونابود کرنے کا نقارہ بجادیا۔

عیسائیت کے پھیلاؤ کی صدی

18 ویں صدی کے آخر میں 1793ء میں پہلا عیسائی مبلغ William Carey ہندوستان آیا۔

(Turning the World upside down by A.Pulleng and 5 others. P.90 England,1972)

اور انیسویں صدی کے آخر تک عیسائی مبلغین، پادریوں اور چرچ کے عملے کی تعداد ساڑھے 9 ہزار سے تجاوز کر چکی تھی۔

Christianity in a Revolutionary Age ,Vol.III by K.S.Latourette, p.403&407,London,1961

اسی لئے 7 جلدوں میں عیسائیت کی تاریخ لکھنے والے مصنف لاٹریٹ نے 1815ء سے 1914ء تک کے دور کو عیسائیت کے پھیلاؤ کی عظیم صدی قرار دیا ہے۔

(Encyclopaedia Britannica, Vol.15,P.573,London,1970)

عیسائی پادریوں نے وسط ایشیا میں عیسائیت کی ترقی کے لئے پنجاب کو قدرتی Base قرار دیا۔ (تاریخ احمدیت جلد اول ص90)

لدھیانہ کی اہمیت

اور پنجاب میں پہلا عیسائی مشن 1835ء میں لدھیانہ میں قائم کیا گیا۔ یہاں پہلے سے ایک عیسائی سکول بھی قائم تھا۔

(Our Missions in India by Merris Wherry,P.11,12 Boston,1 U.S.A,1926)

لدھیانہ احمدیت اور عیسائیت کی تاریخ میں بہت اہم مقام رکھتا ہے۔ محققین بتاتے ہیں کہ عیسائی مشنریوں نے پنجاب میں سب سے پہلے اس شہر لدھیانہ سے فارسی زبان میں 1833ء میں لدھیانہ اخبار جاری کیا جو قلمی اخبار کی صورت میں تھا 2 سال بعد 1835ء میں چھاپہ خانہ قائم ہوا تو یہ ٹائپ میں چھپنے لگا۔

(پنجاب میں اردو صحافت کی تاریخ ص 81 ڈاکٹر مسکین علی حجازی۔ سنگ میل پبلی کیشنز لاہور 1977ء)

1837ء میں اسی شہر میں پنجاب کا پہلا گرجا گھر بھی تعمیر ہوا۔

(انگریز اور بانی سلسلہ احمدیہ ص 17 مولانا عبدالرحیم درد حیدرآباد سندھ۔ 1954ء)

یہی وہ شہر ہے جہاں حضرت مسیح موعود نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی اور لدھیانہ وہ باب لد بن گیا جہاں قلم کے ذریعہ دجال کا سر قلم کیا جانا مقدر تھا۔

سلطان القلم کا ظہور

اس موعود اقوام عالم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے 1835ء کے سال میں قادیان کی دور دراز بستی میں آنکھ کھولی اور آخری ہزار سال کے انسان کو بصیرت کے نئے جہان سے متعارف کرایا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے سلطان القلم اور اس کے قلم کو ذوالفقار علی کا خطاب عطا فرمایا۔

(نشان آسمانی۔ روحانی خزائن جلد 4 ص 375)

یعنی وہ کام جو جہاد بالسیف کے زمانہ میں علی کی تلوار کرتی تھی اب اس قلمی جہاد کے زمانہ میں مسیح موعود کا قلم سرانجام دے گا۔ اور تمام باطل عقائد جو خیبر کے قلعہ کا رنگ رکھتے ہیں اسی کی تلوار سے چکنا چور کئے جائیں گے۔

سرزمین دہلی کے ولی کامل نعمت اللہ ولی نے بھی اپنی پیشگوئیوں میں لکھا تھا۔

ید بیضا کہ با او تابندہ
باز با ذوالفقار مے بینم

یعنی اس امام موعود کا چمکنے والا ہاتھ وہ کام کرے گا جو پہلے زمانہ میں ذوالفقار تلوار کرتی تھی۔

(نشان آسمانی۔ روحانی خزائن جلد 4 ص 375)

یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود کی پیدائش سے 4 سال قبل 13 ویں صدی کے مجدد حضرت سید احمد شہید نے 6 مئی 1831ء کو دور جہاد بالسیف کے آخری معرکہ میں شہادت پائی تھی اور اب دین کی طرف سے جہاد بالقلم کا علَم حضرت مسیح موعود نے تھام لیا۔

روحانی فوجوں کا سالار

اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے اس عظیم روحانی غلام کو اپنے الہام کلام اور برکات خاصہ سے مشرف کیا اور اسے فرمایا۔

کلام افصحت من لدن رب کریم (تذکرہ ص 508) تیرے کلام کو خدا کی طرف سے فصاحت و بلاغت عطا کی گئی ہے۔

اور یہ بشارت دی کہ:

درکلام تو چیزے است کہ شعراء درآں دخلے نیست (تذکرہ ص 508) تیرے کلام میں ایک ایسی چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں۔

چنانچہ دینی فوجوں کے سپہ سالار نے بڑی تحدی سے نوع انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ سیف کا کام قلم سے لیا جائے اور تحریر سے مقابلہ کر کے مخالفوں کو پست کیا جائے ...... اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے ہمارے مخالفین نے (دین) پر جو شبہات وارد کئے ہیں۔ اور مختلف سائینسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اتروں اور (دین) کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔

(ملفوظات جلد اوّل ص 38,37)

پھر فرمایا۔

اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغ اعتراض سے منزہ و مقدس کرے۔

(ملفوظات جلد اول ص 38)

زندگی بخش تحریریں

اس آفتاب صداقت نے (دین) کے حق میں نئے ارض وسماء تخلیق کئے جس کے چاند تارے وہ زندگی بخش تحریریں ہیں جو اردو، عربی اور فارسی کی 88 تالیفات کے 11 ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ بیسیوں مضامین 300 اشتہارات، 700 مکتوبات اور ملفوظات کی 5 جلدیں اس کے علاوہ ہیں۔

خدائے بزرگ و برتر نے نشر صحف اور قلم اور دوات کی قسم کھا کر جو پیشگوئیاں کی تھیں ان کے حقیقی ظہور کا زمانہ مسیح موعود ہی کا زمانہ ہے

حضرت مسیح موعود کے یہ پاک کلمات محبت الٰہی اور عشق رسولؐ کی سرزمین میں بوئے گئے۔ دعاؤں اور آنسوؤں نے ان کونپلوں کو سینچا۔ نصرت باری تعالیٰ کی ہوائیں ان کو ہلکورے دیتی رہیں۔ فرشتوں کے نزول نے ان کو بابرگ وبار کیا۔ وحی و الہام کے آسمانی محافظوں نے ہر شیطانی حملے کا رخ پھیر دیا اور پھر یہ چھوٹا سا پودا ایک تناور درخت بن گیا جس پر آج دنیا کے ہر خطے اور ہر رنگ و نسل کے پرندے خدا کی حمد اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت کے ترانے بلند کرتے ہیں۔

اس انقلاب انگیز لٹریچر کے کچھ امتیازی پہلو آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

عالمی خطاب

1۔ مہدی دوراں کا قلم اپنے آقا کی نمائندگی میں کل عالم سے خطاب کرتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا۔

اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی رُوحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! مَیں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 ص 141)

بے نظیر کمانڈر

2۔ حضرت مسیح موعود نے قلمی جہاد کے میدان کارزار میں قدم رکھا اور اس شان اور قوت اور فنی مہارت اور بے مثل فراست کے ساتھ اہل حق کی کمان سنبھالی کہ گزشتہ 13 صدیوں میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی آسمان کے خدا نے آپ کو جری اللہ کا لقب عطا کیا اور زمین پر آپ کا ڈنکا بجنے

لگا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی نے آپ کی پہلی کتاب براہین احمدیہ کو تاریخ اسلام کی بے نظیر کتاب قرار دیتے ہوئے لکھا۔

''یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعلّ اللّٰہ یحدث بعد ذالک امراً اور اس کا مؤلف بھی ...... کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے ...... میں بہت ہی کم پائی جاتی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم ازکم ایک ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً آریہ سماج و برہمو سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص، انصار اسلام کی نشاندہی کر دے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بیڑہ بھی اٹھالیا ہو''۔

(اشاعت السنہ جلد 7 نمبر 6 ص 170,169)

زندہ خدا کی تجلیات

3۔ حضور کی کتب زندہ خدا کی زندہ تجلیات کا شاہکار ہیں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کے متعلق آپ نے فرمایا۔

میں نے اس کی سطر سطر پر دعا کی ہے۔

(ماہنامہ انصاراللہ جون 1996ء ص 24)

عربی زبان کا 40 ہزار مادہ آپ کو ایک رات میں سکھایا گیا آپ کی 20 کتب فصیح و بلیغ عربی زبان میں ہیں اور خطبہ الہامیہ آپ کو اعجازی نشان کے طور پر عطا ہوا اپنی کتب کے متعلق فرماتے ہیں۔

''یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔ میں ان کا نام وحی و الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں''۔

(سرالخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 ص 415)

عربی کتب کے متعلق فرمایا۔

مجھے یہ فخر بھی حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے چالیس ہزار مادہ عربی کا سکھایا گیا ہے اور مجھے ادبی علوم پر پوری وسعت دی گئی ہے۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 ص 234)

انعامی چیلنج

4۔ ان معجزنما 88 میں سے 11 کتابوں کا جواب لکھنے پر اور معارف قرآنی اور متعدد علمی صداقتوں کے مقابلہ کے لئے حضور نے ہزاروں روپے کے انعامی چیلنج دیئے ہیں مگر کسی کو آج تک مقابلہ کی توفیق نہیں ملی آپ فرماتے ہیں: ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

ان انعامی کتب کا مقابلہ کرنے پر انعامی رقوم کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

1۔ براہین احمدیہ ہر چہار حصص -/10000 روپے
2۔ سرمہ چشم آریہ -/500 روپے
3۔ کرامات الصادقین -/1000 روپے
4۔ نورالحق -/5000 روپے
5۔ اعجاز احمدی -/10000 روپے
6۔ اتمام الحجۃ -/1000 روپے
7۔ تحفہ گولڑویہ -/500 روپے
8۔ سرالخلافہ -/27 روپے

ان کے علاوہ درج ذیل کتب کے بالمقابل کتاب لکھنے یا رد لکھنے پر اپنا جھوٹا ہونا تسلیم کر لینے کے وعدہ پر مبنی چیلنج دیئے۔

1۔ اعجاز المسیح۔
2۔ حجۃ اللہ۔
3۔ الھدیٰ والتبصرة لمن یری۔

پہلا تعارف

5۔ حضرت مسیح موعود کی پرشوکت اور ایمان سے لبریز تحریریں ہی تھیں جنہوں نے مذاہب عالم کے دنگل میں آپ کا پہلا تعارف کروایا آپ کی ابتدائی کتب اور اشتہارات نے دلوں میں نور کی شمعیں روشن کیں اور پھر آپ کی قوت قدسیہ ان کو صیقل کرتی چلی گئی۔

حضرت خلیفة المسیح الاول مولانا نورالدین نشان نمائی کا اشتہار دیکھ کر قادیان آئے اور چہرہ اقدس دیکھ کر قربان ہو گئے۔

(الحکم 22/اپریل 1908ء ص 2)

حضرت صوفی احمد جان، حضرت منشی ظفر احمد صاحب، حضرت مولوی حسن علی صاحب، حضرت صوفی نبی بخش صاحب، حضرت میر ناصر نواب صاحب اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی وغیرہ براہین احمدیہ سے مفتوح ہوئے۔

(الفضل 25/اپریل 2002ء)

حضرت ذوالفقار علی خان صاحب گوہر، حضرت حاجی غلام احمد صاحب کریام، حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب وغیرہ کو ازالہ اوہام نے جیتا۔

(الفضل 24-26/اگست 2002ء)

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید اور حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہان پوری، شام کے پہلے احمدی السید محمد سعیدی طرابلسی اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کو آئینہ کمالات اسلام نے فتح کیا۔ (الفضل 21 جولائی 2001ء)

اور ایک کثیر تعداد ان فدائیوں کی ہے جو آپ کے لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی، لیکچر لاہور، لیکچر سیالکوٹ اور لیکچر لدھیانہ سن کر حلقہ عشاق میں داخل ہو گئے۔ (حیات قدسی ص 17)

حضرت منشی ظفر احمدؓ صاحب براہین احمدیہ کے بارہ میں فرماتے تھے کہ ہم اس کتاب کو پڑھا کرتے اور اس کی فصاحت و بلاغت پر عش عش کر اٹھتے کہ یہ شخص بے بدل لکھنے والا ہے۔ براہین احمدیہ پڑھتے پڑھتے حضور سے محبت ہو گئی۔

(رفقاء احمد جلد 4 ص 19)

حضور اپنے اعجاز مسیحائی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ...... کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے مُنہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 104)

فرشتوں کا نزول

6۔ یہ مقدس کتب ایسے شخص کے ہاتھ سے نکلی ہیں جس پر خدا کے فرشتے نازل ہوتے تھے اس لئے جو لوگ ان کتب کو ذوق و شوق اور عقیدت سے پڑھتے ہیں ان پر بھی خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور آج ہزارہا ایسے احمدی ہیں جن سے خدا ہمکلام ہوتا ہے انہیں سچی خوابیں دکھاتا ہے اور غیب سے مطلع فرماتا ہے۔

عظیم حکمت عملی

7۔ ساتواں پہلو: مذاہب عالم پر دین حق کو غالب کرنے کی حکمت عملی ہے۔

کاسر صلیب ہونے کے لحاظ سے آپ کا سب سے زیادہ لٹریچر مسیحیت کے متعلق ہے اور قریباً 17 کتب کا مرکزی مضمون رد عیسائیت ہے۔ آپ نے مسیح کی وفات کا انقلاب انگیز اعلان کر کے عیسائیت کا قلعہ زمین بوس کر دیا۔

مسیح کی جھوٹی خدائی کی دعوت دینے والے عیسائی پادریوں کو دجال قرار دیا۔ ان سے مباحثے کئے۔ مباہلے کی دعوت دی انعامی چیلنج دیئے نشان دکھائے اور دنیا کی قیادت عیسائیت کے ہاتھوں سے ریت کی طرح پھسلتی چلی گئی۔

اس جری اللہ نے امریکہ میں عیسائیت کے نمائندہ ڈوئی کو للکارا جو آپ کی زندگی میں 9 مارچ 1907ء کو ذلت کے ساتھ ہلاک ہوا۔ اور قتل خنزیر کی پیشگوئی پوری ہوئی اور امریکہ کے اخبارات نے لکھا Great is Mirza Ghulam Ahmad

(بوسٹن ہیرالڈ سنڈے ایڈیشن 23 جون 1907ء)

لندن کے شہر میں پادری جان ھیوگ سمتھ پگٹ نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ حضور نے اس کے بارہ میں فرمایا۔

''یہ دلیر دروغ گو یعنی پگٹ جس نے خدا ہونے کا لندن میں دعویٰ کیا ہے وہ میری آنکھوں کے سامنے نیست و نابود ہو جائیگا''۔

(ریویو آف ریلیجنز 1907ء ص 144)

حضور نے جب یہ پیشگوئی شائع فرمائی پگٹ اپنے پورے عروج پر تھا مگر اللہ تعالیٰ نے غیب سے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ اس نے اپنے دعویٰ کا ذکر تک چھوڑ دیا اور پھر لندن چھوڑ کر سپیکسٹن چلا گیا جہاں اپنی زندگی کے باقی 25 سال گوشہ تنہائی میں گزارنے کے بعد مارچ 1927ء میں نامرادی کی موت مر گیا۔

ان پرزور حملوں سے مولانا ابوالکلام آزاد کے بقول

''عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے زیر سایہ ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا...... بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا''۔

(اخبار ''وکیل'' امرتسر جون 1908ء)

اور مولانا نور محمد نقشبندی کے الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے وفات مسیح اور دعویٰ مسیح موعود کے ذریعہ ''ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دی''۔

(دیباچہ بر ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی)

ہندو اور سکھ مت پر فتح

8۔ آپ کی قریباً 11 کتب کا مرکزی مضمون ھندومت اور سکھ مت ہے۔ آپ نے ھندوؤں سے مباحثے اور مناظرے کئے۔ موجودہ ویدوں کو گمراہی سے بھرپور ثابت کیا۔ سنسکرت کی بجائے عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے پر سورج چڑھا دیا اور علم لسانیات میں انقلاب برپا کر دیا۔ روحانی دعوت مقابلہ اور پنڈت لیکھرام کی موت نے آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑ دیں اور ایک ہندو راہنما نے لکھا کوئی عیسائی اور مسلمان اب مذہب کی خاطر آریہ سماج میں داخل نہیں ہوتا۔

(خطابات طاہر۔ تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت ص 242 حضرت مرزا طاہر احمد صاحب۔ طاہر فاؤنڈیشن طبع اول دسمبر 2006ء)

برہمو سماج کے سرگرم لیڈر پنڈت نرائن اگنی ہوتری سے تحریری مباحثہ کیا اور اس شان سے یلغار کی کہ پنڈت صاحب نے اپنے مذہب کو ہی خیر باد کہہ دیا۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 163)

سکھ مذہب کے بانی حضرت باوا گورونانک کو مسلمان ولی اللہ ثابت کر کے اور چولہ بابانانک

پرکلمہ اور قرآنی آیات کا انکشاف کرکے سکھ مذہب کو جڑ سے اکھیڑ دیا۔
(تفصیل کتاب ست بچن 1895ء)

لاثانی نظارہ

9۔ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے یہ لاثانی نظارہ بھی دکھایا جب آپ کے ہاتھوں دین کو تمام ادیان پر غلبہ نصیب ہوا اور آپ نے ہر شعبہ زندگی میں دین کو بالاتر کرکے دکھایا۔

1896ء کے جلسہ مذاہب عالم لاہور میں 10 مذاہب اور مکاتب فکر کے سولہ نمائندگان نے اپنے مسالک کے حق میں تقاریر کیں اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا مضمون سب پر بالا رہا۔

چنانچہ اخبار جنرل وگوہر آصفی کلکتہ نے لکھا:۔

اگر اس جلسے میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت وندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا۔ بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچی فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے۔ بالا ہے۔
(اخبار جنرل وگوہر آصفی 24 جنوری 1897ء)

ملکہ کو دعوت حق

10۔ مذاہب عالم پر دین کی قلمی فتح کے آپ اس قدر آرزومند تھے کہ آپ نے انگلستان کی ملکہ وکٹوریہ کو دعوت حق دی اور ملکہ کے نام اپنے رسالہ تحفہ قیصریہ میں جون 1897ء میں لندن میں جلسہ مذاہب عالم کے انعقاد کی تجویز پیش کی۔
(تحفہ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد 12 ص 279)

27 دسمبر 1899ء کو بذریعہ اشتہار حضور نے انگریز حکومت کو جلسہ مذاہب عالم کی ترغیب دلائی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 359)

کاش انگریز حکومت اس کو قبول کرلیتی تو دنیا قرآنی صداقتوں کے نئے سورج طلوع ہوتے دیکھتی اور اس کی آنکھیں خیرہ ہو جاتیں۔ حضور کو دین کا فتح نصیب جرنیل قرار دیتے ہوئے ابوالکلام آزاد نے لکھا۔

''وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا...... دنیا سے اٹھ گیا...... ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں دنیا میں انقلاب پیدا کرکے دکھا جاتے ہیں''۔
(اخبار وکیل امرتسر 30 مئی 1908ء۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم ص 560)

پاک زندگی کا لعل تاباں

11۔ حضرت مسیح موعود کا قلم ایک طرف تو دفاع حق کی چومکھی لڑائی لڑ رہا تھا اور دوسری طرف آسمان سے نازل ہونے والے علوم قرآنی کے چشمے بہا کر دنیا کو ان کا والہ وشیدا بنا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ ؎

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

یہ موعود امام قائم اور رجل فارس ایمان کو ثریا سے لایا اور اپنی تحریروں اور تعلیمات اور قوت قدسیہ کے ذریعہ ایمان کو دلوں کی زینت بنایا۔

آپ نے زندہ خدا کی دولت دے کر انہیں اسی دنیا میں بہشتی زندگی عطا کر دی۔

جواہرات کی تھیلی قرآن ان کے ہاتھوں میں تھما دی زندہ نبی اور خاتم النبیین کے ساتھ سچی محبت عطا کی اور اس کی سچی پیروی کے معجزات دکھائے اور پاک زندگی کا لعل تاباں انہیں مرحمت فرمایا۔

آپ کے مسیحی انفاس اور انفاخ قدسیہ نے احمدیوں کے دلوں میں نیکی اور تقویٰ کا جو انقلاب برپا کیا مخالفین برسرعام اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔

جناب دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر اخبار ریاست دہلی لکھتے ہیں۔

''ہم کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک ...... شعار کا تعلق ہے۔ ایک معمولی احمدی کا دوسرے مسلمانوں کا بڑے سے بڑا مذہبی لیڈر بھی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ احمدی ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دوسرے...... احکام کا عملی طور پر پابند ہو۔ چنانچہ ایڈیٹر ''ریاست'' کو اپنی زندگی میں سینکڑوں احمدیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا اور ان سینکڑوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں دیکھا گیا جو کہ...... شعار کا پابند اور دیانتدار نہ ہو۔ اور ہمارا تجربہ یہ ہے کہ ایک احمدی کے لئے بددیانت ہونا ممکن ہی نہیں کیونکہ یہ لوگ خدا سے ڈرتے ہی نہیں بلکہ خدا سے بدکتے ہیں''۔
(''ریاست'' دہلی 13 نومبر 1952ء)

امرتسر کے صحافی محمد اسلم خلافت اولیٰ میں قادیان آئے اور اپنے مشاہدات کا خلاصہ ان الفاظ میں نکالا۔

احمدی قادیان میں مجھے قرآن ہی قرآن نظر آیا۔ (بدر قادیان 13 مارچ 1913ء)

جماعت کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے علامہ نیاز فتح پوری لکھتے ہیں۔

''آج دنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ مردان خدا ...... کی صحیح تعلیم ...... کی نشرواشاعت میں مصروف نہ ہوں ...... اور جب قادیان اور ربوہ میں صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو ٹھیک اسی وقت یورپ وافریقہ وایشیا کے ان بعید وتاریک گوشوں سے بھی یہی آواز بلند ہوتی ہے۔ جہاں سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم آگے بڑھائے ہوئے چلے جارہے ہیں''۔
(ملاحظات نیاز ص 45 بحوالہ ماہنامہ نگار لکھنو جولائی 1960ء ص 119,117)

مشہور مسلم لیڈر جناب محی الدین غازیؔ لکھتے ہیں:۔

''یورپ وامریکہ کی مذہب سے بیزاری اور اسلام کی حریف دنیا میں علم تبلیغ بلند کرنے کی کسی عالم دین یا کسی علمی ادارے کو توفیق نہیں ہوئی۔ اگر عَلَم ہاتھ میں لے کر اٹھا تو وہ یہی قادیانی فرقہ تھا۔

کامل اس فرقہء زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے

اس جماعت نے تبلیغی مقاصد کے لئے سب سے پہلے اسی سنگلاخ زمین کو چنا اور یورپ و امریکہ کا رُخ کیا اور اُن کے سامنے ...... کو اصلی وسادہ صورت میں اور اس کے اصولوں کو ایسی قابلِ قبول شکل میں پیش کیا کہ ان ممالک کے ہزارہا افراد و خاندان دائرہ ...... میں داخل ہوگئے اور یدخلون فی دین اللّٰہِ افواجا کا سماں آنکھوں میں پھر گیا''۔
(تاثرات قادیان ص 17-18، تاریخ احمدیت جلد اول ص 19)

بے مثال منتظم

12۔ مسیح دوراں کے قلم نے محبت الٰہی اور دین کی غیرت رکھنے والے فدائیوں کا صرف متفرق گروہ تیار نہیں کیا بلکہ ایک عظیم منتظم کی طرح جماعت احمدیہ کے تمام تربیتی دعوتی اور انتظامی ڈھانچے کی تشکیل کی ہے۔ آج جماعت کا کوئی ادارہ یا منصوبہ ایسا نہیں جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود کے قلم سے نہ رکھی گئی ہو۔

آپ نے اپنی کتاب فتح اسلام میں کارخانہ احمدیت کی 5 شاخیں بیان کیں جس میں تصنیفات، اشتہارات اور خطوط کے علاوہ دارالضیافت کا بھی تذکرہ فرمایا جس کی سینکڑوں شاخیں پاکیزہ نان مہیا کررہی ہیں۔ سلسلہ بیعت کا آغاز بھی فرمایا جو آج عالمی بیعت کی شکل میں گلشن احمد کی بہار بن چکا ہے اور ہر سال لاکھوں لوگ سلسلہ حقہ سے وابستہ ہورہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی کتاب الوصیت نے دنیا کو بہشتی مقبرہ جیسا جنتی نظام دیا۔ خلافت جیسا دائمی انعام عطا فرمایا جس کے لئے ساری دنیا ترس رہی ہے صدر انجمن احمدیہ کے ذریعہ تمام احمدیوں کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ حضور کی کتاب آسمانی فیصلہ نے جلسہ سالانہ اور مشاورت کا پاکیزہ سلسلہ جاری کیا۔

حضور کی متعدد کتب میں مالی قربانی اشاعت قرآن اور تعمیر بیوت الذکر کے پرزور پیغام بھی ہیں جنہیں آج تحریک جدید عملی جامہ پہناتے ہوئے 60 سے زیادہ زبانوں میں تراجم قرآن اور ہزاروں بیوت الذکر تعمیر کرچکی ہے۔

اس مقدس لٹریچر میں بیت الدعا اور منارۃ المسیح کا ذکر بھی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ؎

لوائے ماپنہ ہر سعید خواہد بود
(درثمین فارسی ص 195)

ہمارا جھنڈا ہر سعید فطرت کی پناہ گاہ ہوگا۔

چنانچہ یہ جھنڈا آج لوائے احمدیت کی صورت میں دنیا کے 200 ملکوں میں لہراتا ہے۔

اس لٹریچر میں دعوت اللہ، وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ کی بنیادیں بھی رکھی گئیں آج دنیا کے 13 ممالک میں جامعہ کے باقاعدہ ادارے قائم ہیں اور ہزاروں داعیان الی اللہ دلوں کو فتح کرنے میں مصروف عمل ہیں۔

حضور نے الحکم اور البدر کو اپنا بازو قرار دیا اور ریویو آف ریلیجنز جاری کرکے جماعت میں اخبارات ورسائل کے قلمی اسلحہ کی فیکٹریاں قائم کردیں۔

انجمن تشحیذ الاذہان کی سرپرستی فرما کر اور خواتین سے الگ خطاب کرکے تمام ذیلی تنظیموں کی بنا ڈالی۔

جدید علوم کی تحصیل کی طرف متوجہ کرتے ہوئے حضور نے تعلیم الاسلام سکول اور تعلیم الاسلام کالج قائم کیا اور آج ساری دنیا میں ان کے اظلال علم کی سرپرستی کررہے ہیں۔

خدمت خلق کی طرف اس شان سے راغب کیا کہ آج دنیا میں جماعت احمدیہ ہمدردی اور Love for all Hatred for none کے تاج سے پہچانی جاتی ہے۔

پس آج دنیا میں خلافت احمدیہ کے ذریعہ توحید باری کے قیام خدمت نوع انسان اور وحدت اقوام کا جو روح پرور سلسلہ جاری ہے اس کا سہرا حضرت مسیح موعود کے انقلاب انگیز لٹریچر اور تحریروں کے سر ہے۔

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

ماہر علم ہیئت اور درویش صفت صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان

محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب

مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ایک نامور ہیئت دان، اعلیٰ تعلیم یافتہ لیکن نہایت درویش صفت انسان تھے۔ ایک طرف علم اور سائنس کے میدان میں انہوں نے بڑی بلندیاں حاصل کیں۔ دوسری طرف اپنے اخلاق اور کردار، زہد و تقویٰ، عبادت اور خدمت دین کے میدان میں بہت سے اپنے ہم عصر لوگوں پر سبقت لے گئے۔ آپ قرون اولیٰ کے عرب سائنس دانوں کا نمونہ تھے۔ جنہوں نے دنیوی علوم کو دینی علوم کے تابع رکھ کر علم الادیان اور علم الابدان میں اعلیٰ مقام پیدا کیا۔ (علم الابدان میں انسان جو عالم صغیر ہے اور کائنات جو عالم کبیر ہے دونوں آجاتے ہیں) آپ عالم کبیر یعنی کائنات کے ریسرچ سکالر تھے۔

عمر بھر اجرام فلکی کا مشاہدہ اور ریسرچ کے کام کو جاری رکھا۔ آپ کا تعلق حیدرآباد (دکن) سے تھا اور بچپن میں ہم اکثر الفضل میں پڑھا کرتے تھے۔ ''کارڈ آنے پر مفت'' یعنی جو کوئی بھی جماعت کا لٹریچر پڑھنا چاہے وہ پوسٹ کارڈ لکھ کر حاصل کرلے۔ جن بزرگ شخصیت کی طرف سے یہ اشتہار آتا تھا وہ حضرت سیٹھ الٰہ دین صاحب ایک بزرگ اور فدائی احمدی تھے جو سکندرآباد حیدرآباد دکن کی دین و دنیوی لحاظ سے بہت بڑی شخصیت تھے۔ جنہیں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی اور روزِ اوّل سے وہ اور ان کا خاندان اور آگے جاری نسلیں بڑی وفاداری اور خلوص کے ساتھ اپنا مال اور علم اور اثر و رسوخ اور تمام استعدادیں اور صلاحیتیں خدمت دین اور خدمت انسانیت میں خرچ کرتے چلے گئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اس بزرگ شخصیت کے نامور پوتے تھے اور ان کی دعاؤں اور خدمات کا شیریں ثمر تھے۔

خاکسار 1992ء میں جب پہلی بار جلسہ سالانہ قادیان پر گیا۔ تو اس وقت یہ عثمانیہ یونیورسٹی میں پروفیسر تھے اور صوبائی امیر تھے۔ خاکسار نے ان سے تعارف حاصل کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قبولیت دعا کے بارے میں چند واقعات لکھوائے۔ جس طرح ڈاکٹر عبدالسلام صاحب خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے برکتیں حاصل کرکے فزکس کے میدان میں بلندیوں پر چڑھتے رہے وہی کیفیت ڈاکٹر صالح الٰہ دین صاحب کے واقعات میں نظر آتی ہے۔

آپ کے شعبہ کے متعلق ایک اہم خدمت رمضان میں چاند گرہن اور سورج گرہن پر ریسرچ ہے جو آپ نے پیشگوئی کسوف وخسوف کے سو سال پورے ہونے پر 1994ء میں پیش کی۔ آپ فرماتے ہیں۔ ''خاکسار نے اپنے دوست Dr. Goswami Mohan Ballagh کے ساتھ جو عثمانیہ یونیورسٹی میں ریڈر ہیں، 1800ء تا 2000ء میں رمضان میں ہونے والے گرہنوں کا مطالعہ کیا ہے۔ ہمارا حاصل مطالعہ یہ رہا کہ ان دو صدیوں میں 17 دفعہ سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں رمضان کے مہینے میں ہوئے۔ لیکن صرف 1894ء ہی ایسا سال تھا جس میں سورج گرہن چاند گرہن قادیان پر مقررہ تاریخوں میں ہوئے۔ کلکتہ میں حکومت ہندوستان کا ادارہ ہے۔

Meteorological Department
Positional Astronomy Centre.

میری درخواست پر وہاں کے سائنسدانوں نے بھی تحقیق کی۔ انہوں نے بھی صرف 1894ء کے سال کو ایسا پایا جس میں سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں قادیان سے مقرر کردہ تاریخوں میں نظر آسکتے تھے۔ ان کی تفصیل جولائی 1987ء کے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوئی۔''

(امام مہدی کی صداقت کے دو عظیم الشان نشان: چاند اور سورج گرہن۔ ناشر حمید الحق شیخوپورہ صفحہ 25، 26)

حضرت مسیح موعود منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اِک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

آپ ساری عمر علم ہیئت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور عظمت اور جلال کا اظہار کرتے رہے۔ آپ کے جلسہ سالانہ قادیان و برطانیہ کے بعض مضامین سے استفادہ کرنے کے لئے اس کے بعض حصے ہم IAAAE کے ٹیکنیکل میگزین میں شائع کرتے رہے ہیں۔

آپ کے تحقیقی کام جماعت کے جرائد میں بھی شائع ہوتے رہتے ہیں بعض مضامین اور تقاریر آپ کی کتابچوں کی شکل میں بھی شائع شدہ ہیں۔ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات کے بعد خلیفۂ وقت نے آپ کو صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان مقرر فرمایا اور ادھر آپ عثمانیہ یونیورسٹی سے ریٹائر ہو چکے تھے۔ مستقل طور پر قادیان شفٹ ہو چکے تھے۔ 2009ء میں خاکسار نے قادیان متعدد بار آپ سے ملاقات کی اور آپ نے اپنے بعض مطبوعہ مضامین خاکسار کو بھی دیئے اور اس طرح 2009ء میں جلسہ سالانہ قادیان پر جو تقریر فرمائی۔ اس کی بھی فوٹوسٹیٹ کاپی کروادی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے علمی سرمائے سے صحیح استفادہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین

مکرم محمد انیس صاحب دیال گڑھی

مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کا ذکر خیر

جرمن زبان میں لفظ Hubsch کے معنی حسین و جمیل کے ہوتے ہیں۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ان کو ہدایت اللہ جمیل کہہ کر پکارا کرتے تھے اور وہ تھا بھی حسن و جمال کا پیکر۔ اس میں کئی حسن اکٹھے ہوگئے کس کس کا ذکر کروں۔ ایمان کا حسن، عبادت کا حسن، کردار کا حسن، وفا اور اطاعت کا حسن، قربانی اور ایثار کا حسن اور پھر خدا اور اس کے رسول ﷺ سے عشق کا حسن اور پھر اس دور کے مسیحا اور اس کے خلیفہ کے عشق نے تو اس کے حسن کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ خلافت کے سائے میں تو اس کا حسن اور بھی نکھر جاتا تھا۔ خلیفۂ وقت کے سامنے اس کی محبت، عاجزی اور انکساری کو تو سب دیکھتے اور محسوس کرتے تھے۔ مگر اس کی روح کا مستی میں جھومنا اور خلافت کا دیوانہ وار طواف کرنا یہ کبھی کبھی ہی کوئی محسوس کرتا تھا۔ وہ اس کیفیت کو چھپا کر رکھتا تھا۔

عبادت کا حسن بھی اس کو عطا ہوا۔ میں نے خود ان کو نماز پڑھتے اور پڑھاتے دیکھا۔ ایک عجیب کیفیت جو آنکھوں سے تو نظر نہیں آتی تھی مگر ساتھ نماز پڑھنے والے کی روح پر اثر کرتی تھی۔

مکرم امیر صاحب جرمنی نے بھی آپ کی عبادت اور دعا کی مثالیں 7 جنوری 2011ء کے خطبہ جمعہ میں دیں۔ سب سے بڑھ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریباً بیس منٹ 2011ء کے پہلے خطبہ جمعہ میں جس کو ساری دنیا نے سنا اس کا ذکر خیر کیا اور مرحوم کی محبت، اخلاص، وفا اور اطاعت کے واقعات سنائے۔ ع

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے

ایک واقعہ جس سے ہدایت اللہ ہبش صاحب کی کامل اطاعت کا نمونہ سامنے آتا ہے یہ ہے کہ وفات سے کچھ عرصہ قبل ان کو ایک کتاب شائع کرنے کا خیال آیا انہوں نے ایک اشاعتی ادارے سے بات بھی کی وہ ادارہ فوراً راضی ہوگیا بلکہ ایڈوانس بھی دے دیا۔ مگر آپ نے جماعت سے اس کتاب کی اشاعت کی اجازت طلب کی۔ جماعت نے غور وخوض کے بعد فیصلہ کیا کہ بہتر ہوگا کہ یہ کتاب شائع نہ ہو۔ ہدایت اللہ صاحب نے فوراً جماعتی فیصلہ کے آگے سرِ تسلیم خم کیا اور کتاب کی اشاعت کا ارادہ ترک کردیا۔

اطاعت کی بات کرنا، اطاعت کا عہد کرنا اور بات ہے اسے بہر طور نبھانا اور بات ہے بلکہ ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔

وہ عالم باعمل انسان تھا، وہ ناصح بھی تھا مگر غمگسار بھی، واعظ بھی تھا مگر ہمدرد بھی، وہ شاعر ادیب، مقرر اور خطیب بھی تھا مگر سب سے بڑھ کر دین حق کی خوب اشاعت کرنے والا تھا، سوال و جواب کی مجلس ہو یا کوئی انٹرویو، کسی یونیورسٹی میں لیکچر ہو یا TV کا ٹاک شو۔ ہر طرح سے پیغام حق کو پھیلانا آپ کا شیوہ تھا اور آپ ہمیشہ سچی بات کہتے تھے۔

آپ بڑے ہوئے تو احمدیت کو قبول کرنے کی خدا نے ہدایت دی اور وہ ہدایت اللہ کے نام سے ملقب ہوا اور دوسروں کی ہدایت کا باعث بھی بنا اور پھر ایسا لٹریچر بھی یادگار چھوڑ گیا۔ جو قیامت تک سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنتا رہے گا۔

ہدایت اللہ ہبش صاحب کا تخیل اس قدر بلند پرواز تھا اور ان کے قلم میں اس قدر قوت اور جان تھی کہ اگر وہ اُسی رستہ پر قائم رہتے جس پر وہ احمدیت لانے سے قبل قائم تھے تو بے شمار کتابوں کے خالق بنتے۔ مگر ان کو دنیا کے انعاموں کی پرواہ ہی کب تھی۔

وہ شخص دنیا کے سستے سودے پر راضی نہیں ہوا۔ اس نے ابدی زندگی کو اس عارضی اور فانی زندگی پر ترجیح دی کہ اس کو وہ آنکھیں عطا کی گئی تھیں جو ستاروں سے بھی آگے دیکھتی تھیں۔ اس نے وہ رستہ اختیار کیا جو آسان تو نہ تھا مگر اس رستہ پر اس کو منزل نظر آرہی تھی اور اس کی منزل وہی تھی جو اس کے ہادی نے بتائی تھی کہ ۔

اس رخ کو دیکھنا ہی تو ہے اصل مدعا
جنت بھی ہے یہی کہ ملے یار آشنا

اور اس ہادی اور مسیحا نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ یہ رستہ دشوار گزار اور مشکلات سے اَٹا پڑا ہے مگر بالآخر انسان کو وصال یار نصیب ہوجاتا ہے لہٰذا صاف فرما دیا ہے کہ

واہ رے باغ محبت، موت جس کی رہ گزر
وصل یار اس کا ثمر پر اردگرد اس کے ہیں خار

اور ہدایت اللہ ہبش نے اس وادیٔ پرخار میں قدم رکھ دیا اور پھر رکا نہیں چلتا چلا گیا اور تا بہ سحر گیا۔ وہ بہت بعد میں آیا مگر بہتوں سے آگے نکل گیا۔

یاران تیز گام نے محمل کو جالیا
ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم قریشی خالد ندیم صاحب گلشن احمد نرسری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی مکرمہ خولہ بسالت صاحبہ اہلیہ مکرم بابر ایاز قریشی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 9 دسمبر 2012ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام عنایہ بابر تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم سہیل ناز قریشی صاحب آف سیالکوٹ شہر کی پوتی اور مکرم امان اللہ قریشی صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ سیالکوٹ شہر کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم کاشف احمد صاحب بیگم پورہ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میرے دادا مکرم ظہیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور گزشتہ کافی روز سے بعارضہ قلب بیمار ہیں اور اس وقت ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں داخل ہیں اور طبیعت بہتر نہیں ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دادا جان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہمیشہ ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے۔ آمین

مکرم عابد انور خادم صاحب لندن تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ منیرہ ملک صاحبہ کینٹ لاہور شدید بیمار ہیں۔ بیہوشی کی کیفیت ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ملک محمد انور صاحب ابن مکرم ملک شاہ دین صاحب مرحوم واپڈا ٹاؤن لاہور کچھ دن بیمار رہ کر مورخہ 24 دسمبر 2012ء کو بعمر 87 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کے بڑے بیٹے مکرم ملک ارشد جاوید صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مورخہ 25 دسمبر 2012ء کو احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر ضلع لاہور میں تدفین کے بعد مکرم ملک طاہر احمد صاحب امیر ضلع لاہور نے دعا کروائی۔ مرحوم نے 1974ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ مرحوم عبادت گزار، مہمان نواز اور جماعت سے خاص لگاؤ رکھتے تھے پسماندگان میں بیوہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم ملک راشد جاوید صاحب، مکرم ملک امجد پرویز صاحب، مکرم ملک محمد افضل صاحب اور تین بیٹیاں مکرمہ عالیہ منیر صاحبہ، محترمہ منزہ نصیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، محترمہ نازیہ راشد صاحبہ اور 16 پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

USAID کو لاہور میں سٹور آفیسر کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جنہوں نے کامرس یا بزنس سٹڈیز میں گریجوایشن یا ماسٹرز کیا ہو، 2 سے 3 سال کا تجربہ رکھتے ہوں اور کمپیوٹر کا علم رکھتے ہوں، 24 دسمبر تک اس ای میل پر اپنے کاغذات بھیجیں۔

hr@dairyproject.org.pk

ریگولر اور کنٹریکٹ کی بنیاد پر اسسٹنٹ مینیجر (مکینیکل / ایروسپیس) سینئر اور جونیئر چارج مین (الیکٹرونکس / مکینیکل) اور ٹیکنیشن (مکینیکل / آٹو مکینک / گریسر)۔ مزید تفصیلات کیلئے وزٹ کریں۔

www.careerjobs91.com.pk

انٹرلوپ پاکستان کے ٹیکنیکل ٹریننگ سکول، پروڈکشن پلاننگ اینڈ کنٹرول، فنیشنگ، انجینئر، مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم، سپلائی چین، ہیومن ریسورسز/ ایڈمنسٹریشن اور نٹنگ کے شعبہ جات میں آسامیاں خالی ہیں۔

نشاط چونیاں لمیٹڈ کو پانچ سالہ تجربہ کار بیچلر/ ماسٹر ڈگری ہولڈر اور ریٹائرڈ لیفٹیننٹ کرنل/ میجر کی بطور مینیجر ایڈمنسٹریشن ضرورت ہے۔

اسلام آباد میں واقع ایک سرکاری سیکٹر کمیٹی کو عارضی بنیادوں پر ڈپٹی اسسٹنٹ ڈائریکٹر اسسٹنٹ، سٹینو ٹائپسٹ، ڈیٹا انٹری آپریٹر، سب انجینئر (سول/ الیکٹریکل/ مکینیکل) یو ڈی سی، ایل ڈی سی، سرویئر، ڈرائیور، نائب قاصد، ہیلپر اور مالی کی ضرورت ہے۔

ڈی ایچ اے اسلام آباد الیزیم ہولڈنگز جوائنٹ وینچر لمیٹڈ کو اپنے پلاننگ اور ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کیلئے خصوصی حکومتی اداروں اور بشمول انٹیلی جنس ایجنسیوں سے ریٹائرڈ ملازمین کی خدمات درکار ہیں۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 16 دسمبر 2012ء کا اخبار ''روزنامہ جنگ'' ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت وتجارت)

سانحہ ارتحال

مکرمہ منصورہ شریف صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع راولپنڈی تحریر کرتی ہیں۔

مکرم میاں قمر احمد صاحب بی اے جوائنٹ ڈائریکٹر (ر) پنجاب لیبر ڈیپارٹمنٹ ابن مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب ایم اے مرحوم بعارضہ قلب راولپنڈی کے ایک ہسپتال میں چار دن زیر علاج رہ کر بقضائے الٰہی مورخہ 20 دسمبر 2012ء کو بعمر 71 سال وفات پا کر خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ 21 دسمبر کو نماز جنازہ بیت الذکر اسلام آباد میں بعد نماز جمعہ مکرم داؤد احمد منصور صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعدۂ راولپنڈی کے قبرستان احمد باغ میں تدفین کے بعد مکرم احمد لطیف فیضی صاحب نائب امیر ضلع راولپنڈی نے دعا کروائی۔ مرحوم حضرت میاں منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی رفیق حضرت مسیح موعود کے از 313 رفقاء کی نسل سے، حضرت مولوی محمد دین صاحب سابق ناظر تعلیم وصدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے پوتے اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی کے سب سے چھوٹے داماد تھے۔ مرحوم بہت نرم دل، نیک خو بااخلاق بلند انسانی کردار اور اقدار کے حامل ایک پیارے وجود تھے۔ بہت عاجز، بے نفس، منکسر المزاج، پابند صوم وصلوٰۃ دعا گو، مہمان نواز رحمدل، چھوٹے بڑے اپنے پرائے سب کا دکھ درد بانٹنے والے ایسے باہمت انسان جو بے لوث خدمت خلق کیلئے ہر آن اور ہر دم تیار، بہت نافع الناس وجود تھے۔ مرحوم کی ان خوبیوں کا اندازہ تعزیت کیلئے آنے والے احباب بشمول غیر از جماعت افراد کے جذبات واحساسات کے اظہار سے بخوبی ہوتا رہا۔ 2011ء میں خدا نے مرحوم کو بیماری اور کمزور صحت کے باوجود اپنے چھوٹے بیٹے کے ذریعہ اہلیہ کے ہمراہ جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کا موقع دیا۔ حضور سے ملاقات کو یاد کرتے ہوئے کہتے کہ یہ جو چند لمحات، جو خدا نے حضور پُرنور کے ساتھ مقدّر فرمائے وہ مری حیات مستعار کے سب سے زیادہ حسین، پُرکیف، روح پرور بابرکت یادگار اور نہایت قیمتی متاع حیات بن گئے۔ مرحوم میاں قمر احمد صاحب کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ طاہرہ احمد صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ ضلع راولپنڈی، دو بیٹے، مکرم ڈاکٹر احمد عمر صاحب ENT سپیشلسٹ (نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون مغربی افریقہ میں طبی خدمات بجالا رہے ہیں)، مکرم کامران احمد صاحب چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، ایک بیٹی محترمہ فرناز احمد صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ارشد احمد صاحب راولپنڈی، ایک بھائی مکرم آفتاب احمد صاحب میلبورن آسٹریلیا، ایک بہن محترمہ شاہدہ شمیم صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر منور شمیم صاحب ربوہ، نیز دو نواسے، ایک پوتا اور ایک پوتی اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم قمر احمد صاحب کی مغفرت فرمائے اور اپنی رضا کی جنت میں پیاروں کی معیت میں بلند درجات عطا کرے۔ نیز لواحقین کو حوصلہ، ہمت اور صبر جمیل سے نوازے اور انہیں اپنے خوش نصیب بزرگوں کے نیک ورثہ کی حفاظت کی توفیق دے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم قریشی خالد ندیم صاحب گلشن احمد نرسری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم قریشی احمد ندیم کی وفات پر جن احباب نے گھر آ کر اور فون کے ذریعے افسوس کا اظہار کیا اور خاکسار کی ڈھارس بندھائی۔ خاکسار ان سب احباب کا تہہ دل سے مشکور ہے۔ اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد صفی صاحب ترکہ مکرم محمد نقی علی صاحب)

مکرم محمد صفی صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد نقی علی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کی رقم 6 لاکھ 65 ہزار 8 صد چھیاسی -/6,65,886 روپے نظارت امور عامہ میں جمع ہیں۔ لہٰذا یہ رقم جملہ ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دی جائے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ اختر جہان بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم محمد صفی صاحب (بیٹا)
(3) مکرم محمد علی ندیم صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

11 جنوری 2013ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	دورہ حضور انور
7:00 am	روحانی خزائن کوئز
7:30 am	جاپانی سروس
8:00 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:00 am	کسر صلیب
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:50 am	دورہ حضور انور
12:20 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	فقہی مسائل
4:45 pm	تلاوت قرآن کریم
5:05 pm	سیرت النبی ﷺ
6:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:30 pm	بنگلہ سروس
8:40 pm	براہین احمدیہ
9:20 pm	خطبہ جمعہ 11 جنوری 2013ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:35 pm	دورہ حضور انور

12 جنوری 2013ء

12:15 am	ریئل ٹاک
1:25 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 11 جنوری 2013ء
3:15 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:05 am	دورہ حضور انور
6:35 am	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
7:15 am	خطبہ جمعہ 11 جنوری 2013ء
8:30 am	راہ ہدیٰ
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2008ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سوال و جواب
2:40 pm	انڈونیشین سروس
3:40 pm	خطبہ جمعہ 11 جنوری 2013ء
4:55 pm	تلاوت قرآن کریم
5:05 pm	سٹوری ٹائم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
7:10 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	سپاٹ لائیٹ
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIVE
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2008ء

13 جنوری 2013ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
4:00 am	خطبہ جمعہ 11 جنوری 2013ء
5:15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:10 am	الترتیل
6:40 am	جلسہ سالانہ یوکے 2008ء
7:45 am	خطبہ جمعہ 11 جنوری 2013ء
8:50 am	سپاٹ لائیٹ
9:25 am	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سپینش سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ 11 جنوری 2013ء
7:10 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	گلشن وقف نو
9:25 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	گلشن وقف نو

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جارہا ہے۔مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جاسکے۔ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ورده فیبرکس
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: عاطف احمد رابطہ: 0333-6711362

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

BETA PIPES
042-5880151-5757238

ربوہ میں طلوع و غروب 4۔جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	5:19

درخواست دعا

مکرم محمد طلحہ چوہدری صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار بخار اور کھانسی کی وجہ سے شدید علیل ہے۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔آمین

زدجام عشق
زدجام عشق خاص کستوری والی
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

تمام۔پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

اٹھوال فیبرکس
فینسی و بوتیک ورائٹی کا مرکز
سردیوں کی زبردست ورائٹی چیلنج ریٹ کے ساتھ
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: الطاف احمد 0333-7231544

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

FR-10